

38021 - نماز تراویح بدعت نہیں اور نہ ہی اس کی تعداد متعین ہے

سوال

رمضان المبارک میں لوگ نماز تراویح کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں ، اسی سلسلے میں میرا مندرجہ ذیل سوال ہے :
کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء و پیروی کرتے ہوئے نماز تراویح کی گیارہ رکعت ادا کرتے ہیں ، اور کچھ لوگ اکیس رکعت ادا کرتے ہیں وہ اس طرح کہ نماز عشاء کے بعد دس رکعتیں اور نماز فجر سے قبل رات کے آخری حصہ میں دس رکعت ادا کرنے کے بعد ایک وتر ادا کرتے ہیں ۔
تو اس صورت میں شرعی حکم کیا ہے ، اور آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ کچھ لوگ تو صبح سے قبل قیام اللیل کو بدعت سمجھتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نماز تراویح ادا کرنا سنت ہے ، جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کتاب "المجموع" میں بھی اس کا ذکر کیا ہے ۔

اور اسی طرح نماز تراویح کی ادائیگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رغبت دلاتے ہوئے فرمایا :

(جس نے بھی رمضان المبارک میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (37) صحیح مسلم حدیث نمبر (760) ۔

تو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فعل پر عمل کے ساتھ ترغیب اور مسلمانوں کا نماز تراویح کے استحباب پر اجماع ہونے کے باوجود نماز تراویح بدعت کیسے ہو سکتی ہے ؟

اور یہ ہو سکتا کہ جس نے اسے بدعت کہا ہو وہ مساجد میں باجماعت ادائیگی کو بدعت قرار دیتا ہو ۔

لیکن یہ قول بھی صحیح نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صحابہ کرام کو کچھ راتیں اس کی جماعت کروائی تھی ، پھر اسے باجماعت اس لیے ترک کیا کہ کہیں تراویح کی جماعت مسلمانوں پر فرض ہی نہ ہو جائے ، لہذا جب

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور فرض ہونے کا خطرہ جاتا رہا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی چیز کا فرض ہونا ممکن نہیں رہا ۔

اسی لیے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو ایک قاری پر جمع کر دیا اور انہیں باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا کہا ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے لیے سوال نمبر (21740) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اور نماز تراویح کا وقت نماز عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک رہتا ہے ، آپ کو اس کی تفصیل سوال نمبر (37768) کے جواب میں ملے گی آپ اسے ضرور دیکھیں ۔

اور نماز تراویح کی تعداد متعین نہیں ہے بلکہ کم یا زیادہ پڑھنا جائز ہیں ، اور سائل نے جو دو صورتیں سوال میں ذکر کی ہیں وہ دونوں جائز ہیں ، یہ مقتدیوں پر ہے کہ وہ رات کے شروع میں پڑھیں یا آخر میں جو بھی انہیں مناسب معلوم ہوتا ہو اس پر عمل کریں ۔

لیکن افضل یہی ہے کہ سنت پر عمل کیا جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو تعداد ثابت ہے اسی پر عمل کیا جائے اور افضل بھی یہی ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان اور غیر رمضان میں کبھی بھی گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کی تھیں ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ نے نماز تراویح میں رکعات کی تعداد ذکر کرنے کے بعد کہا ہے :

اس معاملہ میں وسعت پائی جاتی ہے ، بلکہ جو گیارہ رکعت ادا کرتا ہے یا جو تیس رکعات ادا کرے اسے غلط نہیں کہنا چاہیے ، بلکہ الحمد للہ اس میں وسعت پائی جاتی ہے ۔ اھ

دیکھیں فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ (1 / 407) ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (9136) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں ۔

واللہ اعلم .